© rasailojaraid.com

نظرات

گھر گھر میں ٹیلی ویژن اور اس پر مار دھاڑ پر مبنی فلموں نے معاشرہ کا اس قدر بُرا حال کر دیا ہے کہ قتل، اور چوری، ڈکیتی، زنا کاری کے واقعات کی بھرمار نے بیسویں صدی کے انسان کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ اور اب اکیسویں صدی آرہی ہے اس میں ایک سائنسی اندازہ کے مطابق انسانیت سوز حرکات اس قدر عام ہو جائینگی کہ دنیا میں عام آدمی کو زندگی آرام وچین سے بسر کرنے کے لئے صرف خواب وخیال کی دنیا ہی میں گھومنا پڑے گا۔ زندگی اس پر تنگ ہو جائیگی اور اسے دنیا میں ایسی گھٹن محسوس ہوگی کہ جس سے وہ جینے کے بجائے اپنی موت کو ہی ترجیح دینا اپنے لئے بہتر سمجھے گا۔ چنانچہ ترقی یافتہ ماڈرن ممالک میں ابھی سے آسان موت کے لئے دوائیاں اور انجکشن بنانے کی تیاری شروع ہو گئی ہیں۔ آئے دن اخبارات میں یہ بات معلوم کر کے کوئی حیرت نہیں ہوتی کہ اچھے خاصے انسان نے بیٹھے بٹھائے اپنے آپ کو گولی مار کر ختم کر دیا۔ یا پنکھے سے لٹک کر خودکشی کرلی اور یا پھر کسی بلند وبالا عمارت سے چھلانگ لگا کر کود کر اپنے آپ کو موت کی دہلیز پر پہنچا دیا ــــ یہ واقعات اکا دکا سال دو سال میں پہلے بھی سننے کو ملتے تھے لیکن آج حال یہ ہے کہ کسی بھی شہر یا ملک کے روزانہ اخبار میں ایسی ہی خبریں زیادہ ملیں گی جیسیں خودکشی کے واقعات ہوں۔

جب دنیا میں سائنس دانوں نے ہوائی جہاز ٹی وی ریڈیو ایجاد کیئے تو ماڈرن انسان ایسا اترایا کہ جیسے اس نے اپنی فلاح کا راستہ چن لیا۔ مگر کچھ ہی عرصہ بعد ماڈرن انسان کو محسوس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو کر یہ سب ایجادات انسانوں کے لئے جہاں باعث راحت ہیں وہاں انکی وجہ سے برائیاں اور خرابیاں بھی ایسی ہیں کہ انسان کے لئے ان ایجادات کی پھر کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہتی ہے بلکہ اس کے مضر اثرات سامنے آنیکے بعد تو انسان اس سے پناہ مانگنے ہی پر مجبور ہے۔

خدا شناسی، خدا پرستی سے ماڈرن انسان جب دور ہوا تو اس نے اپنے آپ کو خود ہی تباہی و بربادی کے غار میں دھکیل دیا۔ اور سائنسی ایجادات پر ایسا اکڑا کہ وہ نظام قدرت کو بھول کر اس پر سوالیہ نشان لگانے لگا لیکن جب ان ایجادات نے اپنی پول کھولدی تو اب انسان جاگا اور اسے حقیقت کا احساس ہوا۔ آج کا ’ ماڈرن انسان‘‘ اب اپنے سکون کے لئے جگہ کا متلاشی بن گیا ہے جنگلوں میں فارم ہاؤس کی شکل میں جگہ بنا کر رہنے پر مجبور ہے جہاں دُور دُور تک کسی دوسرے انسان کی صورت نظر نہ آئے اور بولی سننے کو نہ ملے۔ یہ ہے خدا سے دور ہونیکی ماڈرن انسان کی بدنصیبی۔ اب خدا کو ڈھونڈھ رہا ہے جسے اس نے پہلے اپنے سے دور کر دیا تھا اب خدا کی پناہ میں آنا چاہتا ہے۔

دن دھاڑے بھیڑ بھاڑ علاقوں میں خون خرابہ چلتے پھرتے آدمیوں کا قتل، نوزائندہ بچوں کا اغوا ان کو ان کی ماؤں کی گود سے چھین کر لیجانا یہ عام بات ہوتی جارہی ہے۔ اگر اس پر جلد قابو نہ پایا تو پھر ہماری یہ سائنسی ترقیاں کس کام کی رہ جائینگی جس سائنسی ترقی میں انسان کو چین و سکون میسر نہ ہو اسے حاصل کر کے اگر ہم نے اپنا وقت ضائع نہ کیا ہے تو اور کیا کیا ہے؟

خداوند تعالیٰ نے انسان کو الگ الگ فطرت سے نوازا، ہر انسان کو الگ دماغ اور الگ دل دیا۔ لیکن سائنسی ایجادات نے ان سب باتوں سے بے پرواہ ہو کر ہر انسان کو ایک ہی جامہ میں رکھنے کا بیڑہ اٹھایا تو اس کا نتیجہ یہ ہونا ہی تھا جو ہم دیکھ رہے ہیں اور آئے دن روزانہ اخبارات میں پڑھ رہے ہیں۔

آخیر میں ہم یہ کہے بغیر نہ رہیں گے اور جسے اب ماڈرن انسانوں نے بھی اچھی طرح سمجھنا

© rasailojaraid.com